REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. K.N. 61/51.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۳

شمارہ ۴۰

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۶ رمضان ۱۳۹۴ھ | ۳ اخاء ۱۳۵۳ ہش | ۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۸ تبوک (ستمبر) کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ اسی طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے گرامی نامہ محررہ ۱۸/۹ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ بھی بخیریت ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۳۰ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال اور الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

★— رمضان کے ایام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے گزر رہے ہیں۔ رات کو دونوں مساجد میں حسب دستورِ سابق نمازِ تراویح، دن کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ صاحب حدیث شریف کا درس دیتے ہیں جبکہ مسجد اقصےٰ میں بعد نمازِ ظہر قرآن کریم کا درس جاری ہے۔ ہفتہ زیر رپورٹ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے علی الترتیب چار اور تین روز درس دیا۔ آج سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر درس دے رہے ہیں۔ احباب وخواتین ذوق شوق سے رمضان کی برکات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ آمین۔

قرآنِ کریم میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن سے اُتارنے والے کو مَیں کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں

قرآنِ مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت امام مہدی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

(۱) "میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کامل، اکمل اور مکمل کتاب ہے اور اس کی پوری اطاعت اور بغیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نجات ممکن ہی نہیں۔ اور قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن سے اتارنے والے کو مَیں کافر اور مُرتد یقین کرتا ہوں"

(الحکم ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآنِ مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔"

(پیغام امام ص۲۶ تقریر لدھیانہ ۱۹۰۵ء)

(۳) "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا تعالےٰ ملتا ہے۔ اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں۔ اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دِل سے پاک ہوتا ہے۔ اور انسانی جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم ص۲۹۷ حاشیہ در حاشیہ ۳)

(۴) "ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآنِ شریف کی سچی پیروی کرے۔ اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے۔ اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے اور اس میں ایک ذرہ بھر اور ایک شوشہ بھی نہ بدلے۔ اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے۔ اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اس راہ میں لگائے۔ عملاً و علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکا مسلمان ہوتا ہے"۔

(الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء)

جماعتِ احمدیہ کیلئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ

لائحۂ عمل

اے مرے پیارو! شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مُشکِ تتار
نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
جس نے نفسِ دُوں کو ہمت کرکے زیر پا کیا
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفندیار
گالیاں سُن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو!
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دِکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چُپ رہو تم دیکھ کر اُن کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدّتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

مندرجہ بالا اشعار میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے لئے ایک پُر حکمت لائحۂ عمل بیان فرمایا ہے حالات کا تقاضا ہے کہ احباب پوری ذمہ داری کے ساتھ ہر جگہ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اور اس کے روحانی نتائج کے لئے خدا کے حضور جھکے رہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ر اخاء ۱۳۵۲ہش

بانیٔ پاکستان کی طے کردہ بات کے خلاف

پاکستان اسمبلی کی یہ بغاوت کیسی؟

اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ حکومتِ پاکستان نے جو اپنے یہاں کے احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دے دینے کا قانون پاس کر دیا ہے تو احمدی فی الواقع دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں تو یہ اس کی اپنی غلطی اور حقیقت ناشناسی کی دلیل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی کے ایمان و کفر کا فیصلہ کرنا نہ کسی دُوسرے فرد کا کام ہے اور نہ کسی بڑی سے بڑی مقتدر حکومت کے دائرۂ اختیار میں ہے۔ اس لئے کہ عقیدہ اور مذہب تو انسان اور اس کے خدا کے باہمی تعلق کا نام ہے۔ اور اس کا دار و مدار دلی خیالات پر ہے اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کے دلی خیالات پر نہ کسی فرد اور نہ ہی کسی حکومت کا عمل دخل ہے۔ اسلئے ہم احمدی جہاں بھی ہیں حقیقی طور پر بفضلِ اللہ تعالےٰ مسلمان ہیں اور دُنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمارے اس قلبی اظہارِ عقیدت کے باوجود ہمیں غیر مُسلم بنا سکے۔

پیارے آقا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم سے بڑھ کر نہ کسی مسلمان کو اور نہ ہی کسی اسلامی کہلانے والی حکومت کو علم و معرفت کا دعویٰ ہے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ:۔

(ترجمۂ حدیث) "جو کوئی ہماری طرح کی نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے اور ہمارے ذبیحہ کو کھاتا ہے وہ ایسا شخص ہے جس کے مُسلم ہونے کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلّم دیتے ہیں اس لئے خبردار تم خدا کی ذمّہ داری کو مت توڑو۔"

(بخاری)

حضرت رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس فیصلہ کے مطابق ہم سب **احمدی** بفضل اللہ تعالیٰ مُسلم ہیں۔ دُوسرا کون ہوتا ہے جو ہمیں غیر مُسلم بتائے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے قطعی فیصلہ کے بعد کسی بھی دُوسرے کے فیصلے کی چنداں وقعت نہیں۔ خواہ وہ فیصلہ کسی نام نہاد جمہوری ادارے کا ہو۔ یا کسی جگہ کے علماء کی کثرتِ تعداد اُس کی پُشت پر ہو۔

یہ تو ہوئی مسئلہ کی عمومی مذہبی صورتِ حال۔ جہاں تک مخصوص طور پر پاکستان کی قومی اسمبلی کے اُس سیاسی فیصلے کا تعلق ہے جس کی رُو سے وہاں کے احمدیوں کو قانوناً "غیر مسلم" قرار دے دیا گیا۔ تو فی الحقیقت یہ ایک باطل فیصلہ ہے۔ جس صورت میں کہ پاکستان بننے کے روز خود بانیٔ پاکستان ایک بات طے کر چکے اور اُن کی طرف سے اس مسئلہ کا فیصلہ دے دیا گیا اور اس پر ۲۷ سال کی مدت بھی گزر گئی تو اب پاکستان اسمبلی کا یہ اقدام خود بانیٔ پاکستان مرحوم مسٹر جناح کی طے کردہ بات سے کھُلی بغاوت ہے۔ یہ ایک ایسا اصولی اور واقعاتی نکتہ ہے جس کا جواب پاکستان اسمبلی کے کسی بھی بڑے سے بڑے ممبر کے پاس نہیں ہے۔

آیئے! تھوڑی دیر کے لئے اس اصُولی اور تاریخی پس منظر میں اس بغاوت کا تفصیلی جائزہ لیں جو نتائج کے لحاظ سے خود پاکستان کے لئے بڑی ہی خطرناک ہے۔

کہا جاتا رہا ہے کہ یہ احمدیہ مسئلہ ۹۰ سال پُرانا مسئلہ ہے اور فیصلہ کے لحاظ سے بہت پیچیدہ ہے۔ اور اب جبکہ قومی اسمبلی نے احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دے دینے کا فیصلہ کر دیا تو بھٹو صاحب کو چاروں طرف سے مبارکبادیاں دی جا رہی ہیں کہ انہوں نے اس پیچیدہ اور لاینحل مسئلہ کو خوش اسلوبی سے حل کر کے دکھا دیا۔ دوسری طرف بھٹو صاحب ہیں کہ فیصلہ کی اصل ذمّہ داری سے بچنے کے لئے اُسے قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ قرار دے دینے کہ عوام کے ہی اس کا جنم داتا بنا رہے ہیں!!

حالانکہ اگر واقعاتی پہلو سے بنظرِ غائر اس مسئلہ کو پرکھا جائے تو ۹۰ سال پُرانا مسئلہ ہونے کے باوجود نہ یہ پیچیدہ تھا اور نہ ہی لاینحل۔ اس مسئلہ کا واضح اور دوٹوک حل تو اُسی دن ہو گیا تھا جس دن بانیٔ پاکستان نے دو قومی تھیوری کی بناء پر ملک کی تقسیم کا مطالبہ کیا تھا۔ گو ابتداءً کانگرس کو مسٹر جناح کی اس تھیوری سے اتفاق نہ تھا، مگر حالات نے کانگرسی لیڈروں کو بھی غیر ملکی تسلّط سے آزادی پانے کیلئے اس تھیوری کو مان لینے پر مجبور کر دیا۔ یہ چیز برِّ صغیر کی تاریخ کا اہم حصّہ بن چکی ہے اور جب تک ہند و پاکستان کی دو مملکتیں قائم ہیں نہ تو ہندوستان کا کوئی فرد اور نہ ہی پاکستان کا کوئی باشندہ اس سے انکار کر سکتا ہے۔ یہ دو قومی تھیوری کیا تھی؟ یہی کہ ہندوستان میں دو قومیں ہندو اور مسلم بستی ہیں۔ اسی بناء پر ملک کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اور پاکستان کی سرے سے بنیاد ہی اس فیصلہ پر پڑی کہ یہ "مسلم" قوم کا ملک ہے۔

مسلم لیگ اور کانگرس دونوں کی طرف سے اس بنیادی مسئلہ پر متفق ہو جانے کے بعد ملک کا بٹوارہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی انتقالِ آبادی کا مسئلہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ ملک کے جو علاقے پاکستان میں آئے تھے وہاں سے غیر مسلموں کو نکلنا پڑا۔ اور جو لوگ ہندوستانی علاقوں سے پاکستانی علاقوں کی طرف منتقل ہوئے وہ مسلّمہ طور پر مسلمان تھے۔ اُن کے مسلمان ہونے کے بارہ میں نہ تو حکومتِ ہند کو اور نہ ہی حکومت پاکستان کو کسی طرح کا شک و شبہ گزرا۔ اب ہندوستانی علاقوں سے پاکستانی علاقوں میں منتقل ہونے والے لاکھوں لاکھ مسلمانوں میں احمدیوں کی بھاری تعداد بھی شامل تھی۔ اور یہ احمدی لوگ کوئی غیر معروف فرقہ نہ تھے کہ اُن کے "مسلم" ملک میں منتقل ہوتے وقت کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی ہو۔ احمدی ہندوستانی علاقوں سے گئے اور کھُلے عام گئے۔ اور پاکستانی انتظامیہ نے اُن کو دوسرے مُسلم مہاجرین کی طرح پاکستانی علاقوں میں بسایا۔ نہ صرف بسایا بلکہ خود بانیٔ پاکستان نے پہلے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستانی کیس کی وکالت کرنے کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو نامزد کیا۔ دوسرے نمبر پر جب باقاعدہ طور پر پاکستان کی مملکت معرضِ وجود میں آگئی تو پہلی کابینہ میں حضرت چوہدری صاحب موصوف کو وزیرِ خارجہ کے طور پر شامل کیا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ اس وقت مسٹر جناح یا دوسرے پاکستانی لیڈروں کو حضرت چوہدری صاحب کے احمدی ہونے کا علم نہ تھا بلکہ بعض لوگوں نے مرحوم قائدِ اعظم کے سامنے کھُلے لفظوں میں کہہ بھی دیا کہ یہ قادیانی ہیں۔ مگر مسٹر جناح نے ان کی بات کو رد کرتے ہوئے اُن لوگوں کو سرزنش کی جو پاکستان میں بس جانے والے مسلمانوں میں فرقہ دارانہ بنیاد پر تفرقہ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یا قادیانی و غیر قادیانی کا مسئلہ اُٹھانا چاہتے تھے ــــــ!!

اِس پُرانی بات کو چھیڑنے سے ہمارا مقصد اُس حقیقت کو آشکارا کرنا ہے جس کے تحت احمدیہ مسئلہ آج نہیں بلکہ آج سے ۲۷ سال پہلے قطعی طور پر حل ہو چکا ہے۔ اور حل بھی اس شخص کے ہاتھوں ہوا جسے پاکستانی قوم "معمارِ پاکستان" یا "بابائے قوم" کے ناموں سے یاد کرتی ہے۔ مگر آفریں ہے اس قوم پر جو ۲۷ سال بعد اپنے ہی بزرگ کے فیصلہ سے بغاوت کر چکی ہے اور اس کی قطعی ممانعت کو درخورِ اعتناء نہ جانتے ہوئے پہلے اِس مسئلہ کو لاینحل ظاہر کرتی رہی۔ اور پھر قومی اسمبلی کے نام پر اُس کا ایسا فیصلہ کر دیا جو اپنے ہی بزرگ کے کئے ہوئے فیصلہ کے منافی ہے۔ اب بتایئے کہ پاکستانی حکام کا یہ فیصلہ "معمارِ پاکستان" کے قطعی اور حتمی فیصلہ اور اس کی طرف سے دیئے گئے دو قومی تھیوری کے قول سے کھُلی بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

احمدیہ مسئلہ کو اُٹھانے کا اصل موقعہ تو ۱۹۴۷ء کا وقت تھا کہ اسی وقت احمدیوں کے بارہ میں غیر مُسلم ہونے کا قطعی فتویٰ دے دیا جاتا۔ مگر اس وقت تو کسی بھی بڑے سے بڑے پاکستانی "مسلمان" کو بانیٔ پاکستان کے مقابلہ پر آنے کی ہمت نہ تھی۔ اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر مسٹر جناح کے مقابلہ پر کسی کی آواز کی قدر و قیمت ہی تھی۔ دوسرے اگر بفرضِ محال ایسا کر بھی لیتے تو یاد رکھئے مملکتِ پاکستان کا نقشہ اُس نقشے سے بہت مختلف ہوتا جو اس وقت دُنیا کو نظر آرہا ہے۔ اور شاید پاکستان نام کا کوئی ملک سرے سے معرضِ وجود میں ہی نہ آتا۔ کیونکہ مسلمانوں کا وہ کونسا فرقہ ہے جس پر اُس کے مخالف فرقہ کی طرف سے کفر کا فتویٰ صادر کر کے اُسے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کیا ہوا ـــــ اس لئے یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ دُنیا کا کوئی بھی معقول انسان انکار نہیں کر سکتا کہ مملکتِ پاکستان کی حدودِ ملکی میں احمدی بھی اُسی طرح شریک و سہیم ہیں جس طرح دوسرے پاکستانی۔ اور اس ملک میں احمدیوں کی شراکت صرف اور صرف "مُسلم" ہونے کی بناء پر ہے۔ اِس لئے ۲۷ سال بعد اُنہیں "غیر مُسلم" قرار دے دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی مُسلّمہ طور پر "مُسلم" گردانے جا چکے ہیں ــ!!

پس پاکستان کے اس تاریخی پس منظر میں پاکستانی نیشنل اسمبلی کا حالیہ فیصلہ ایک باطل اور بے حقیقت فیصلہ ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو "قائدِ اعظم" مسٹر محمد علی جناح کا جانشین ظاہر کرتے نہیں تھکتے، اس فیصلہ کے بعد اُن کی جانشینی کا طول و عرض بھی دُنیا کے سامنے آچکا ہے۔ ایک حل شدہ مسئلہ کو ۲۷ سال بعد "لاینحل" بتانا پرلے درجہ کی سیاسی دھاندلی ہے جس سے ثابت شدہ تاریخی حقائق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا!!

جہاں تک احمدیوں کے دلی عقائد کا تعلق ہے جیسا کہ ہم ابتداء میں واضح کر چکے ہیں پاکستانی نیشنل اسمبلی کے فیصلے کا اثر اُس کے دلی عقائد پر نہیں۔ ہماری بلا سے اگر پاکستان میں احمدیوں کو کچھ جنونی لوگ احمدیوں کی مرضی کے خلاف ملکی قانون کی آڑ میں "غیر مسلم" کہتے ہیں تو کہتے رہیں۔ اُن کا خدا اُن کی دِلی کیفیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (باقی دیکھئے صلا پر)

تبرکات

قرآن و حدیث اور سُنّتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اپنی جماعت کو ضروری تعلیم

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں "کشتیٔ نوح" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کے ابتدائی حصہ میں آپ نے اپنی جماعت کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے قرآن کریم، حدیث شریف اور سنّتِ نبویؐ کی روشنی میں زرّین نصائح پر مشتمل ضروری تعلیم کی طرف توجہ دلائی اس رُوحانی تعلیم کا ایک حصہ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضورؑ فرماتے ہیں:-

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دِل کی عزیمت سے اس پر پُورا پُورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ میرے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں وعدہ ہے کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے مَیں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بُود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پُوری پُوری پَیروی کرتے ہیں میرے رُوحانی گھر میں داخل ہیں۔

پَیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور

خالق الکلّ خُدا ہے

جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیّر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اُس کا بیٹا۔ وہ دُکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلّیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو وہ اُس کے لئے ایک نیا خُدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیّر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیّر اور کمالِ تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیّرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیّر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے، خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارقِ عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارقِ عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر، اور اپنے آراموں پر اور اس کے کُل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ

اُس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ

دنیا اپنے اسباب اور عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جُدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالتِ مُراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چُھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے،

اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظُلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبّر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور

مخلوق کے ہمدرد بن [illegible]

تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حِلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑئیے ہیں۔ بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو، خدا سے ڈرتے رہو۔ اور

تقویٰ اختیار کرو

اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دُنیا سے دِل برداشتہ رہو۔ اور اُسی کے ہو جاؤ۔ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو

کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خُدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبُول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پُورا پُورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔

تم آپس میں جلد صُلح کرو

اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صُلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بُلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ

بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدّوس اور غیور ہے۔ بدکار، خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

ظالم اس کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا

خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دُنیا پر کُتّوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دُنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دِل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دُنیا سے توڑتا ہے وہ اُس کو ملے گا۔ تم سچے دِل سے اور پُورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو، تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دُنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ سو تم خُدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو۔ تا وہ یہ بلائیں تم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حُکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ کہ شاخ کو۔ تمہیں دَوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے۔ اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

قرآن کو عزّت دینے والے آسمان پر عزّت پائیں گے

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے، وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر **محمّد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے **نبی** کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے

نجات یافتہ کون ہے؟

وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلّم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسُول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے **مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے**۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور رُوحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی رُوحانی فیض رسانی سے اس **مسیح موعود** کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی **تکمیل** کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمّدی سلسلہ کے لئے ایک **مسیح رُوحانی رنگ** کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ موسیٰؑ نے وہ متاع پائی جس کو قرونِ اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمّدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔ مثیلِ موسیٰؑ، موسیٰؑ سے بڑھ کر اور مثیلِ ابنِ مریم، ابنِ مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدّت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہُوا جیسا کہ مسیح ابنِ مریم موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہُوا تھا، بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مُسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابنِ مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا۔ سو وہ مَیں ہی ہوں۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دِل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو اِن آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اس کی شفاعت کریگی۔

اَے وہ لوگو! جو میری جماعت میں ہو

سو اَے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ **تقویٰ** کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو، اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ **تقویٰ** ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے **سو خبردار رہو** ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے **پختہ تعلق** ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزّت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزّت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دِلگیر مت ہو۔ کیونکہ

تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے

کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سُنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سُست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہُوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُس کو چُنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزّت دیتا ہے وہ اُس کو بھی عزّت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ، کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم الانبیاء ہیں

عقیدہ کی رُو سے جو خدا تُم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمّد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمّدیّت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدُوم سے جُدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جُدا ہے۔ تم یقیناً سمجھو کہ **عیسیٰ بن مریم** فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اُس کی قبر ہے۔ خُدا تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔ اور مَیں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی شان کا منکر نہیں۔ گو خدا نے مجھے خبر دی ہے مسیحِ محمّدی، مسیحِ موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم مَیں مسیح ابن مریم کی بہت عزّت کرتا ہوں۔ کیونکہ مَیں رُوحانیت کی رُو سے اسلام میں **خاتم الخُلفاء** ہوں جیسا کہ مسیح ابنِ مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخُلفاء تھا۔ موسیٰؑ کے سلسلہ میں ابنِ مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمّدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعُود ہوں۔ سو مَیں اس کی عزّت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مَیں مسیح ابنِ مریم کی عزّت نہیں کرتا۔

(کشتیٔ نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

ہم تو رکھتے ہیں مُسلمانوں کا دیں — دِل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے — جان و دِل اس راہ پر قربان ہے

کچھ اجراءِ وحی و نبوّت کے بارے میں

★ — از مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری جنرل آٹو موبائلس حیدرآباد

۵

ہم پھر اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ وحی والہام صرف نبی کے ساتھ مخصوص نہیں امتِ محمدیہ میں سیکڑوں بزرگ صاحب وحی والہام گزرے ہیں۔ پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ آپ بھی اپنے زعم میں جس مسیح موعود کے منتظر ہیں آخر وہ بھی تو نبی ہونے کی وجہ سے صاحب وحی والہام ہوگا حالانکہ آپ بڑے دھڑلے اور دعوے کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص حضورؐ کے بعد اس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ اسے خدا کی طرف سے وحی ملتی ہے' وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ خدا پر افتراء کرتا ہے۔ اور حضور رسالتمآبؐ کی شانِ اقدس میں انتہائی گستاخی۔ کیونکہ وحی کے دعوے سے وہ (معاذ اللہ) حضورؐ کا ہمسر ہونے کا مدعی ہو جاتا ہے۔

(ھدیٰ ص۱۰۵)

پھر آگے اپنے دعوے کو علامہ اقبال کے استدلال سے مزین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ تو اسے مسلمان نہیں تسلیم کیا جاتا نہ ہی اس شخص کو مسلمان قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو اس مدعی نبوت کو مسلمان کہے"۔

(ھدیٰ ص۱۰۶)

لیجئے! اب آپ کے فتوے کی زد میں بہت سے بزرگ اور قابل احترام شخصیتیں بھی آگئیں۔ آپ نے خواہ مخواہ مرزا صاحب مرزا صاحب کی رٹ لگائی ہے۔ مرزا صاحبؑ بحیثیت مرزا صاحبؑ ہمارے لئے ایک عام شریف النفس مسلمان ہیں۔ ہم تو ان کو بطور مسیح موعود اس زمانہ کا موعود خلیفہ مانتے ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور حکم کا ہمیں پاس ہے اور اس سے صرفِ نظر کرکے گذر جانا ہم ایمان کے منافی خیال کرتے ہیں اسی' ہاں اسی شان والے نبی محسن کی محبت کا تقاضا تھا کہ ہم اس زمانے میں جبکہ تمام وہ علامتیں پوری ہو گئیں' یا ہوتی جا رہی ہیں جو مسیح موعود کے زمانے سے متعلق تھیں

— ۲ —

مسیح موعود کو تلاش کرتے۔ ہم اصل میں کون ہیں؟ ہم آپ بتائیں سے تو ہیں۔ آپ ہی میں کے علماء' آپ ہی میں کے گدی نشین اور پیر فقیر' آپ ہی میں کے عوام' آپ ہی میں کے اہل حدیث' اہل قرآن' اہل سنت وغیرہ وغیرہ ہم بھی آپ ہی کے ساتھ مل کر مسیح موعود کے منتظر تھے۔ جب موعود وقت آیا تو صرف ایک ہی شخصیت نے اس منصب کا دعویٰ کیا اور زمین وآسمان کی گواہیاں اس کے حق میں پوری ہو گئیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے احترام میں اپنی بساط کے مطابق تحقیق کی اور جب اسے سچا اور برگزیدہ پایا تو مان لیا۔ کیونکہ حق کو معلوم کر لینے کے بعد اس سے اعراض کرنا مسلمان کی شان سے بعید ہے۔ اب غور فرمائیے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت تو تمام تحقیقی مراحل سے گذر کر ہمارے سامنے اپنی وفات کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اس زمانے کے بیشتر علماء نے جو آپ ہی کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں باوجود مرزا صاحبؑ کے دعاوی کے انکاری ہونے کے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور اب دوبارہ دنیا میں آنے والے نہیں۔ علامہ اقبال' مولانا ابو الکلام آزاد' علامہ مودودی صاحب وغیرہ اور بہت سے علماء مصر بھی اس بارے میں احمدیوں کے مؤقف کے مؤید ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود دنیا میں ظاہر ہوگا تو وہ امامکم منکم تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ (بخاری) اب جبکہ مسیح موعود کا آنا برحق ہے اور اس کا ماننا ضروری ہے تو صرف ایک ہی صورت رہ جاتی ہے کہ ہم بجائے اپنی نظروں کو آسمان پر گاڑے رکھنے کے اپنے ہاں ہی مسیح موعود کو تلاش کریں قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں مرزا صاحب کا ساتھ دے رہی ہیں۔ آئمہ اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں مرزا صاحبؑ کی شخصیت ہی اس منصب جلیلہ کی حامل اور مستحق نظر آتی ہے۔ ان کے کام اور ان کے کاموں کا اثر مذہب اسلام اور آنحضرت صلعم کی تائید میں ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ صرف اس وجہ سے ان کا انکار کر دیا جائے کہ وہ مدعی وحی و نبوت ہیں۔ لہٰذا ان کا منصب تو مسیح موعود کے ساتھ

چھپا ہوا ہے۔ اور آپ ہی کے قول کے مطابق نبی کا صاحب وحی ہونا ضروری ہے۔ اب غور فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی حدیث میں مسیح موعود کو چار بار نبی کے لفظ سے پکارتے ہیں۔

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ .... الخ

(مسلم جلد نمبر ۲ ص۴۰۱ مصری باب صفت الدجال)

اَبُوْبَكْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيٌّ

ابو بکر اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ امت میں سے کوئی نبی ہو۔ ایک اور حدیث ہے:۔

اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيٌّ

(طبرانی اور ابن عدی فی الکامل بحوالہ جامع الصغیر للسیوطی ص۵)

ابو بکر (امت کے) تمام لوگوں میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو دیکھا آپ نے! یہ تمام عقائد آپ کے بزرگوں ہی کے مسلم ہیں۔ مرزا صاحبؑ نے کئی سو سال قبل ان کو یہ باتیں سکھائی نہیں۔ آپ چالیس سال سے اس موضوع پر لکھ اور بول رہے ہیں۔ ان چالیس سالوں میں زیادہ نہیں' اگر مرزا صاحب کی چالیس کتب ہی آپ کے مطالعہ میں آئی ہوتیں تو یقیناً آپ کی تشفی ہو جاتی اور مسئلہ آپ کی سمجھ میں آجاتا دیکھئے کتابوں میں لکھا سب کچھ ہے لیکن کوئی شخص کتابیں دیکھ کر ہی عالم نہیں بن جاتا ہے بہر حال ایک معلم کی ضرورت ہوتی ہے مجددین اور مصلحین کا سلسلہ انہیں معلمین کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور جو اس منصب کا ذمہ دار ہو' محض بغض یا تعصب سے یا اپنے فضیلت کے زعم میں اس سے نظر پھیر لینا عقلمندی کی دلیل نہیں اپنے ہم پیشہ مولویوں کے ساتھ خوب پر پنجہ لڑائیے لیکن اگر کوئی شخص کسی خاص منصب کا دعویدار ہو اور اپنے دعویٰ کو خدا کی طرف منسوب کر کے پیش کرے تو محض اپنی برتری کے نشہ میں اسے قابل التفات نہ سمجھنا بلکہ اس کے آزار کے درپے ہو جانا خواہ کچھ ہو مسلمانی ہرگز نہیں۔

دیکھئے نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال جنہیں آپ کی قبیل کے بہت سے حضرات علماء چودھویں صدی کا مجدد بنانے کی کوشش کرتے ہیں اپنی کتاب حجج الکرامہ ص۴۲۶ پر رقم فرماتے ہیں:۔

"فهو ان كان خليفة فى الامة المحمدية فهو رسول و نبى كريم على حاله"

کہ حضرت عیسیٰ باوجود اس کے کہ وہ امت محمدیہ کے ایک خلیفہ ہوں گے۔ پھر بھی بدستور نبی اور رسول ہوں گے۔ پھر حضرت امام جلال الدین سیوطی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔

"من قال بسلب نبوته كفر حقاً"

(حجج الکرامہ ص۴۳۱)

(کہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ) جو شخص کہے کہ عیسیٰ بعد نزول نبی نہیں ہوں گے۔ وہ پکا کافر ہے۔ یہی نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب اقتراب الساعۃ میں (ص۱۶۲ مطبوعہ ۱۳۲۲ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حدیث لا وحی بعدی بے اصل ہے ہاں لا نبي بعدی آیا ہے۔ اس کے معنے نزدیک اہل علم کے (اگر آپ خود کو بھی اہل فہم سمجھیں تو۔ ناقل) یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا"۔

(مزید دیکھئے روح المعانی جلد ۷ ص۶۵)

ان مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں اپنا وہ حوالہ دیکھئے جو آپ نے ہدیٰ کے ص۱۰۵ پر رقم فرمایا ہے کہ:۔

"جو شخص حضورؐ کے بعد اس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ اسے خدا کی طرف سے وحی ملتی ہے' وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے خدا پر افتراء کرتا ہے۔ اور حضور رسالتمآبؐ کی شانِ اقدس میں انتہائی گستاخی کیونکہ وحی کے دعوے سے وہ (معاذ اللہ) حضورؐ کا ہمسر ہونے کا مدعی ہو جاتا ہے"

اور پھر:۔

"اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرتا ہے تو اسے مسلمان نہیں تسلیم کیا جا سکتا نہ ہی اس شخص کو مسلمان قرار دیا جا سکتا ہے جو اس مدعی نبوت کو مسلمان کہے"۔

(ہدیٰ ص۱۰۶)

اپنے مزعومہ دعاوی پر ایک بار پھر غور فرمائیے وحی اور نبی کی تعریف کیا ہے۔ انکار وحی کہاں تک درست ہے؟ کیا وحی و نبوت کے قائل کو کافر قرار دینا غیر ذمہ داری کا ثبوت نہیں آپ نے بیک جنبش قلم ایک کروڑ احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ دیگر اور مسلمانوں کو جو احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں کافر بنا دیا۔ جن کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی۔ ایک طرف تو آپ کی کفر سازی مشین کا یہ حال ہے۔ اب بتائیے آپ نے

مسلمان کتنے کافروں کو بنایا؟ ایک فی صد؟ ایک فی ہزار؟ ایک فی لاکھ؟ ایک فی کروڑ؟ نہیں وہ بھی نہیں۔ تو پھر خواہ مخواہ دن دے صرف کافر بنالینا کیا ایمان کا معیار ہے؟ آپ کا منصب تو کافر کو مسلمان بنانا ہے۔ آپ وہ نہیں کر سکتے تو سوچتے ہیں چلو لگے ہاتھوں مسلمانوں کو کافر ہی بناتے چلو۔ اسلاف کا تو یہ فیصلہ ہے کہ اگر کسی میں ۹۹ فی صد وجوہ کفر کی موجود ہوں اور صرف ایک فی صد وجہ ایمان کی تو اس ایک وجہ ایمان کی خاطر اس پر کفر کا فتویٰ لگانے سے رک جاؤ۔ احمدی پنج ارکان اسلام کے سختی سے پابند ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کی اساس اور اصل نہیں اور پھر یہ مسئلہ نیا بھی نہیں ہے۔ بہت پرانا اختلافی مسئلہ ہے۔ آئمہ دین اور سلف صالحین میں سے بہت سے ادھر گئے ہیں جدھر احمدی گئی ہے۔ بلکہ احمدیوں کا کوئی عقیدہ بھی نیا نہیں جب آپ احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو پھر اپنے قلم فیض رقم سے ان بزرگوں کو کیوں محروم رکھتے ہیں۔ جو احمدیوں سے بہت پہلے سے آپ کے فتوے کے منتظر ہیں۔ ان بزرگوں کا سلسلہ جو احمدیوں کے مؤقف کے مؤید ہیں بہت لمبا ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے لے کر حضرت محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تک پہنچتا ہے۔

۸

علّامہ ابن حجر الہیتمی سے پوچھا گیا کہ جب مسیح موعود اس دنیا میں آئیں گے۔ تو کیا ان پر وحی نازل ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا

"نَعَم یوحیٰ الیہ علیہ السّلام وحیٌ حقیقیٌ کما فی حدیث مسلم"

(روح المعانی جلد نمبر ۵ ص ۴۵)

ہاں! خداتعالےٰ ان پر وحی حقیقی نازل کرے گا۔ جیسا کہ مسلم کی حدیث میں ہے۔

مسلم کی حدیث یہ ہے:-

یَقتُلُ عِیسیٰ الدَّجّالَ عِندَ بَابِ لُدٍّ الشَّرقِیِّ فبینما ھُم کَذالِکَ اِذ اَوحَی اللّٰہُ اِلیٰ عِیسَی ابنِ مَریمَ اَنّی قد اَخرجتُ عِبَاداً مِن عِبَادِی"

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۷۹ باب العلامات بین یدی الساعۃ)

کہ مسیح موعود دجال کو باب لد مشرقی پر قتل کرے گا اور جب وہ اس حالت میں ہوں گے تو خداتعالےٰ [illegible] مسیح موعود پر وحی کرے گا کہ میں نے اپنے بندوں میں سے بعض بندے تیری حمایت میں کھڑے کئے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام شائع شدہ موجود ہے اور وہ یہ ہے:-

یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُوحی اِلَیھِم مِنَ السَّمَاءِ تیری مدد وہ لوگ کریں گے

کریں گے۔) جن احباب اور بزرگانِ سلسلہ احمدیہ کو اس سعادت سے حصہ ملا ان کے نام مع واقعات تفصیلاً ہمارے لٹریچر میں شائع شدہ موجود ہیں۔

اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے نواب صدیق حسن خاں صاحب حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:- "ہمیں یقین ہے کہ مسیح موعود کی طرف جبرئیل ہی وحی لے کر آئیں گے۔ کیونکہ انبیاء کی طرف خدا کی وحی لانے کے لئے وہی مقرر ہیں اور ان کے سوا کوئی دوسرا فرشتہ اس کام کیلئے مقرر نہیں ہے۔"

ہم یقین رکھتے ہیں کہ مولانا غلام احمد صاحب پرویز کو اپنے مخصوص عقائد کی بناء پر ہماری پیش کردہ احادیث سے اتفاق نہیں ہوگا۔ تاہم ان کے پیش کرنے سے ہمارا منشاء صرف یہ ہے کہ کیا ان میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ ان تمام بزرگان امت محمدیہ اور آئمہ کرام پر بھی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے بعد وحی و نبوت کے اجراء کا عقیدہ رکھا۔ احمدیوں کی طرح کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ اور نام بنام اعلان کریں گے کہ فلاں فلاں بزرگ بھی بوجہ اختلافِ عقیدہ کے ہمارے نزدیک کافر ہے

۷

مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی جو اہل حدیث کے مشہور عالم گزرے ہیں اپنی کتاب "اثبات الالہام والبیعت" میں لکھتے ہیں۔

"مسئلہ الہام کا ملت و حرمت کا مسئلہ نہیں جو اس کا ثبوت صحابہ اور تابعین سے ضرور ہونا چاہیئے۔ بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس دم تک اگر کسی نے بھی دعویٰ نہ کیا ہو اور آج ایک شخص متقی صالح دعویٰ کرے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے۔ تو بھی اس کو سچا جانیں گے اور بحکم شریعت تمام اہل اسلام پر لازم ہوگا کہ اس کو سچا سمجھیں۔"

(ص ۱۱۱)

۸

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا ایک شعر ہے:-

دمبدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

(دیوان حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ص ۵۰)

یعنی ہر لحظہ اور ہر گھڑی جبرئیل معین کے اندر یہ بات پھونکتا ہے۔ اس لئے میں نہیں کہتا مگر حقیقت یہی ہے کہ میں عیسیٰ ثانی ہوگیا ہوں۔

یہاں صاف طور پر وحی کا دعویٰ ہے جبرائیل کے نزول کا دعویٰ ہے۔ اور عیسیٰ ثانی ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔

۹

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۹۵ جلد نمبر ۲ ص ۹۵ پر لکھتے ہیں:-

ترجمہ:- "اگر تو کہے کہ غزالیؒ نے اپنی بعض کتب میں ذکر کیا ہے کہ انبیاء کے دلوں پر وحی کے نزول اور اولیاء کے دلوں پر وحی کے نزول میں مابہ الامتیاز فرشتہ کا نزول ہے۔ اللہ تعالےٰ ولیوں پر وحی تو کرتا ہے۔ مگر ان پر فرشتہ کبھی نہیں اترتا اور نبی کے لئے ضروری ہے کہ فرشتہ اس پر وحی لے کر نازل ہو تو کیا بات صحیح ہے؟ اس کا جواب وہی ہے جو محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی کتاب (فتوحات مکیہ) کے ۳۴۷ویں باب میں بیان کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ غلط ہے اور سچی بات یہ ہے کہ نبیوں اور ولیوں میں فرق صرف وحی کے مضمون میں ہوتا ہے۔ نہ کہ فرشتے کے نازل ہونے یا نہ ہونے میں۔"

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ حضرت ابن عربیؒ اور حضرت امام شعرانیؒ کے نزدیک وحی نہ صرف نبیوں پر بلکہ ولیوں پر بھی اترتی ہے۔ امام غزالیؒ بھی وحی کے نزول کے قائل تھے۔ مگر اس فرق کے ساتھ کہ نبیوں پر بذریعہ فرشتوں اور ولیوں پر بغیر توسط فرشتہ کے مگر ابن عربیؒ کے نزدیک امام غزالیؒ کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ دونوں جگہوں پر بھی وحی کے بذریعہ فرشتہ نزول کو حق قرار دیتے ہیں۔ مگر فرق یہ بتاتے ہیں کہ امور وحی میں شرع اور غیر شرع کا فرق ہوتا ہے۔ اور خود قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ استَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیھِمُ المَلٰئِکَۃُ (حٰم سجدہ) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر عمل کے ساتھ اس پر قائم ہو جاتے ہیں فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اذان سکھائی۔ اور انہی کی وحی پر انحصار کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کا رواج ڈالا۔

۱۰

الہام اور وحی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اہل لغت میں سے منتہی الارب والوں نے لکھا ہے کہ اوحی اللّٰہ کے معنے ہیں خداتعالیٰ نے اس پر فرشتہ بھیجا اور الہام نازل کیا۔

لسان العرب والے کہتے ہیں کہ دفعہ کے لحاظ سے وحی کا لفظ عام تھا مگر ثم اصبح الوحی للانبیاء بعد ہوتے ہوتے وحی کے معنی الہام کے ہوگئے۔

(لسان العرب جلد ۲۰ ص ۲۴۸)

تاج العروس والے لکھتے ہیں کہ اوحی اللّٰہ کے معنی الھمہ اللّٰہ کے ہیں اس پر خدا نے الہام نازل کیا۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ وحی کے اصل معنی مخفی طور پر کسی بات کے بتانے کے ہیں اس وجہ سے الہام کو بھی وحی کہتے ہیں۔

(تاج العروس جلد ۱۰ ص ۳۸۵)

ہم اپنے قارئین و نیز مولوی غلام احمد صاحب پرویز کو باادب اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ للہ بغض و عناد سے آزاد ہو کر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعویٰ کو آپکی تعلیم آپکی جماعت، اس کے کام اور پھر اس کام کے اثرات سے جانچنے کی کوشش فرمائیں مسیح موعود کا منصب بہت ہی جلیل القدر منصب ہے۔ مولوی غلام احمد صاحب پرویز کا یہ کہنا کہ "مرزا صاحب کا نبوت کا دعویٰ تھا وہ صاحب کتاب اور صاحب شریعت نبی تھے اور انہوں نے ایک الگ امت تشکیل کی تھی" (ہدیٰ کتا) گمراہ کن حقیقت ہے دور اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک پوچھا جانے والا ہے۔ (مرزا محمد خلیل صاحب نے "اور لاہوری مرزائی" کے عنوان سے جو مقالہ پرویز صاحب کی بھرد قلم فرمایا ہے۔ اس کا ماخذ غلام احمد صاحب پرویز کو بتایا ہے۔ اس لئے ہم نے صرف انہیں کو مخاطب کیا ہے) کتابوں کے ادھورے حوالوں اور غیر متعلق افراد کے اخبارات کے تراشوں سے اپنے مؤقف کو تو ثابت کیا جاسکتا ہے۔ لیکن حقائق سے ان کے رشتہ کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ وقت کی نزاکت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جانا علماء دین کی شان سے بعید ہے۔ کسی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے اپنی پوزیشن اور ذمہ داری کا صحیح ادراک کرنا اور عوام اور اپنے قارئین کو صحیح علم تک راہنمائی کرنا ہی اصل جہاد ہے۔

درخواست دُعا

میری منجھلی لڑکی نشاط شمیم سلمہا ایم بی بی ایس کے پہلے پارٹ کا امتحان دینے جا رہی ہے ان کے امتحان دس اکتوبر سے شروع ہو رہے ہیں۔

عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ۔ مسز اے شمیم آرا

(میرٹھ)

رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت

جاوید اقبال اختر

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی مہینوں میں خاص طور پر فضیلت اور عظمت رکھتا ہے یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ

(البقرہ)

یعنی یہ مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے کیونکہ اس مہینہ میں قرآن کریم کا نزول کیا گیا ہے جو تمام لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت کا موجب ہے۔ اور اسی مبارک مہینہ کو شریعت اسلامیہ میں روزوں کے لئے منتخب کیا گیا چنانچہ قرآن کریم میں روزوں کی خصوصیت کے ذکر میں فرمایا گیا:۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرہ)

یعنی اے لوگو جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم گناہوں سے بچو یعنی پہلی حقیقت رمضان کی یہ ہے کہ تم روزہ کو ڈھال بنا کر اپنے نفس پر ضبط کر کے نیکیاں بجا لا کر گناہوں سے بچ سکتے ہو غرض یہ مہینہ اس عالمگیر شریعت اور آخری کتاب کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس کی عظمت و اہمیت ترمذی شریف میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جنّت کے دروازے کھلنے کا مہینہ

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

(ترمذی شریف)

یعنی جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں دوزخ کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے خیر طلب کرنے والے نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے برائی سے رک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کر دیتا ہے بعد یہ ہر رات کو ہوتا ہے۔

اس حدیث سے رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ رمضان کی پہلی رات سے ہی روحانیت کا ماحول شروع ہو کر پورا مہینہ اسی طرح کی گوناگوں برکات سے مومنوں کو نوازنے کے مواقع مہیا کرتا ہے۔

جیسا کہ اوپر آیت قرآنی کے حوالے سے ذکر ہوا رمضان کی بڑی فضیلت یہی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں روزے کا التزام کر کے روزہ دار متقی بن سکتا ہے۔ اور تقویٰ وہ جوہر ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے آپ کو روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچا سکتا ہے۔

۲۔ دوسری بڑی فضیلت رمضان کے اپنے معنوں میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا"۔

پس یہی سرگرمی جو لفظ رمضان میں بیان کی گئی ہے۔ انسان کی روحانی ترقی کے لئے بے حد ضروری اور مفید ہے۔

۳۔ تیسری فضیلت یہ ہوئی کہ اس ماہ میں ہی دنیا کے لئے ایک نئی شریعت کا نزول ہوا۔ جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔

ایک اور حدیث میں رمضان کی عظمت یوں بیان فرمائی گئی ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا۔ وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس رات میں نیکی کرنے سے سوائے بے نصیب کے اور کوئی محروم نہیں کیا گیا (ابن ماجہ) یہ گویا لیلۃ القدر کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں دعاؤں کی قبولیت کے زیادہ مواقع ہیں۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضورؐ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ اور یہ غمخواری کا مہینہ ہے۔ جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جس نے روزہ دار کو افطار کیا یہ امر اس کے تمام گناہوں کی بخشش اور اس کے نفس کو آگ سے بچانے کا موجب ہو جاتا ہے صحت نیت کے ساتھ افطار کرانے والے کو بھی روزہ دار جتنا ثواب مل جاتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کسی طرح کی کوئی کمی ہو۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے سبھی کو توفیق نہیں کہ روزہ داروں کو افطار کرا سکیں اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ثواب ہر وہ شخص پا سکتا ہے جو روزہ دار کو خواہ ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کرائے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا اور وہ پیاسا نہیں رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

نیز فرمایا:۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے شروع میں رحمت ہے وسط میں بخشش ہے اور آخر میں آگ سے بچاؤ کا سامان ہے۔

روزہ کا اجر اللہ تعالیٰ خود دیتا ہے

پھر اس ماہ کی فضیلت اس حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "[illegible] ہر نیکی کا اجر سو گنا [illegible] سات سو [illegible] دیا جاتا ہے۔ لیکن [illegible] کہ روزہ میرے لئے ہے اس کی جزا میں خود دوں گا۔ کیونکہ روزہ رکھنے والا اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا محض میرے لئے چھوڑتا ہے"۔ فرمایا "روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطار کے وقت کہ خدا کا شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے آج کا روزہ تمام ہوا۔ اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت جب روزے دار کو روزے کا خاص اجر ملے گا"۔ فرمایا روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالص کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے۔ روزہ ایک قسم کی ڈھال ہے جس سے مخلص روزے دار کئی قسم کی بدیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جس دن کسی کا روزہ ہو وہ نہ فحش بات کرے نہ ہی شور و غل کرے اگر کوئی اسے گالی دیوے یا اس کے ساتھ جھگڑا کرنا چاہے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزے سے ہوں میں آپ کی بات کا جواب اس رنگ میں نہیں دے سکتا۔ خدا نے مجھے اس سے منع فرمایا ہے

آخری عشرہ مبارکہ

رمضان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ جوں جوں یہ مبارک مہینہ گذرتا جاتا ہے۔ اور اس کے باقی دن کم ہوتے چلے جاتے ہیں اس کی برکات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ رمضان شریف کے آخری عشرہ کو اسی وجہ سے نمایاں رنگ کی فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ:۔

"إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَخِيرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ أَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

یعنی:۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک سنّت تھی کہ جب رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو زیادہ مستعدی کے ساتھ عبادات بجا لاتے محاورہ کے طور پر گویا حضورؐ اپنی کمر کو کس لیتے رات کو زندہ رکھتے یعنی رات کا بیشتر حصّہ شب بیداری اور عبادت میں گزارتے نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور انہیں بھی عبادت کی تلقین فرماتے۔

پھر رمضان المبارک کا آخری عشرہ بابرکت عشرہ ہے جس میں [illegible] جیسی بے انتہا برکتوں والی عبادت رکھی گئی ہے اعتکاف کی حالت میں انسان تمام دنیوی مشاغل سے منہ موڑ کر خدا کے گھر [illegible] مسجد میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ اور روزہ کے ساتھ پورا وقت خدا کے حضور دعاؤں اور عبادات اور ذکر الٰہی میں گزار دیتا ہے۔

پھر انہیں ایام میں اعتکاف سے تلاش کرنے والے کو لیلۃ القدر [illegible] بھی میسر آجاتی ہے اور اس بارہ میں رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ کوئی اسے آخری دس [illegible]

(باقی صفحہ [illegible] پر)

قسط ۲

کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

رشی نگر میں تربیتی جلسہ

حسب پروگرام ۷ ستمبر کی صبح کو ہمارا وفد آسنور سے روانہ ہوا۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب وٹو لک الوداع کہنے آئے۔ دریائے وشو عبور کرکے ہم دس بجے کے قریب رشی نگر پہنچ گئے۔ نماز مغرب سے قبل ریڈیو پاکستان سے ایک غیر منصفانہ اور ظالمانہ فیصلے کا اعلان ہوا کہ احمدیوں کو وہاں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے موجودہ حالات جماعت کو بیان کرتے ہوئے پاکستانی فیصلہ کے غیر مستحسن ہونے کا تفصیلی ذکر کیا اور احباب جماعت کو اس ابتلائی دور میں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ یہ گاؤں ماشاءاللہ پورے کا پورا احمدی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ احباب کے حوصلے اور عزائم بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی برائے ناصر آباد (کنی پورہ)

حالات جماعت کے پیش نظر ہم ۸ ستمبر کی صبح کو رشی نگر سے کنی پورہ ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے اور نماز ظہر کے وقت وہاں پہنچ گئے۔ نماز ظہر وہاں ادا کرکے ہیں شوریٰ آیا۔ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ پاکستان کے فیصلہ پر تبصرہ ہوتا رہا۔ بعد نماز مغرب احباب مستورات کو ہمراہ لے کر ناصر آباد آیا۔ نماز عشاء سے قبل ایک مختصر سی تقریر کی اور حالات کے مقابلہ کے لئے باہمی میل ملاپ اور اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ نماز عشاء کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد اور مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت رشی نگر نے بھی تقاریر کیں۔ اور آپس میں خلوص محبت سے ملے اور عہد کیا کہ آئندہ دونوں جماعتوں کے احباب باہمی اتحاد و اتفاق سے جماعتی کاموں میں اور ایک دوسرے کے گاؤں کی فلاح اور بہبودی کے لئے تعاون کے جذبہ سے کام لیں گے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام آباد اور بیج بہاڑہ کا دورہ

اسلام آباد میں مکرم سید محمد یوسف شاہ صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب بمعہ اہل و عیال رہتے ہیں۔ دونوں کو تبلیغ کا بیحد شغف و شوق ہے۔ ان احباب کے خواہش کے احترام میں اراکین وفد ۹ ستمبر کی صبح اسلام آباد پہنچے اور تین بجے تک اسلام آباد میں مقیم رہے۔ اس کے بعد بیج بہاڑہ کے لئے پیدل روانہ ہوئے وہاں مکرم سید شاہ محمد صاحب بیگی رہتے ہیں۔ ماشاءاللہ آپ کو اور آپ کے افراد خاندان کو بھی تبلیغ کا ایک خاص جذبہ ہے۔ بیج بہاڑہ میں دوسرے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب سے بھی ملاقات ہوئی اور تبلیغی گفتگو ہوتی رہی

ہاری پاری گام میں تربیتی اجلاس

۱۰ ستمبر کو حسب پروگرام اراکین وفد بیج بہاڑہ سے ہاری پاری گام پہنچے جو وہاں سے تقریباً ۵ میل ہے۔ وہاں ایک پرانی جماعت ہے ہمارا داعی فرخ صاحب بطور مبلغ کام کر رہے ہیں۔ یہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز بھی تشریف لے آئے۔ نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے حالات حاضرہ کی توجہ دلاتے ہوئے باہمی اتفاق و اتحاد کی طرف توجہ دلائی اور دعاؤں پر زور دینے کی تحریک کی۔ اجلاس کے بعد عہدیداران جماعت باہم بغلگیر ہوئے اور آئندہ اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کا عہد کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

وفد کی سرینگر میں آمد

حسب پروگرام اراکین وفد ۱۱ ستمبر کی صبح ہاری پاری گام سے روانہ ہو کر سرینگر پہنچ گئے اور مسجد احمدیہ میں قیام کیا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بذریعہ تار ارشاد موصول ہوا کہ منسٹر صاحبان اور دیگر ذی اثر احباب سے ملاقات کی جائے۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں دوران قیام سرینگر

۱۔ جناب شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب
۲۔ جناب سید میر قاسم صاحب چیف منسٹر جموں اینڈ کشمیر
۳۔ جناب عبدالغنی صاحب گونی بعہدہ اسپیکر کشمیر اسمبلی
۴۔ جناب میر غلام محمد صاحب پونچھی منسٹر فار سوشل ویلفیئر
۵۔ جناب فدا حسین صاحب ڈائریکٹر ریسرچ
۶۔ جناب غلام محمد صاحب کلمن

سے ملاقات کی اور حالات پیش آمدہ کے بارہ میں گفتگو کی

نماز جمعہ سرینگر میں

۱۳ ستمبر کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی۔ سرینگر سے باہر کی بعض جماعتوں کے دوست بھی آ گئے تھے خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جماعتی ابتلاؤں کا ذکر کرکے خدائی بشارتوں کو پیش کیا کہ جماعتی ترقی الٰہی مشیت ہے یہ ابتلاء عارضی ہیں دعاؤں پر زور دیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور مہمات دینیہ میں کامیابی اور احباب جماعت کی حفاظت و نصرت کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ ہمارا توکل و انحصار اسی واحد یگانہ پر ہے وہی ہمارا حافظ و ناصر ہو آمین۔

روانگی برائے قادیان

وادی کشمیر کے مجوزہ دورے سے فارغ ہو کر ہم ۱۴ ستمبر کی صبح کو قادیان کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اسی شام کو جموں پہنچے اور ایک رات مسجد احمدیہ میں قیام کرکے ۱۵ ستمبر کو ۱۱ بجے قبل دوپہر بخیریت قادیان پہنچ گئے فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ مولوی عنایت اللہ صاحب میرے رفیق سفر تھے۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب اور دیگر مبلغین کشمیر نے اس دورہ میں مجھ سے ہر طرح تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قادیان میں ایک جلسہ

احباب قادیان کی خواہش اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر بعد نماز عشاء ایک جلسہ منعقدہ مسجد مبارک میں خاکسار نے دورہ کشمیر کے تبلیغی و تربیتی حالات سنائے۔ یہ جلسہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی صدارت میں منعقد ہوا اور جلسہ کے بعد ایک پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اپنی بشارتوں کے مطابق جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

روانگی برائے بمبئی

حسب پروگرام خاکسار ۱۶ ستمبر کو قادیان سے عازم بمبئی ہوا اور ۱۸ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے بخیریت بمبئی پہنچ گیا۔ فالحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔

متواتر سفر اور تقاریر کی وجہ سے قدرے تھکن محسوس ہوتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی سے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ

بقیہ صفحہ

تلاش کرنا چاہئے تو اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے اور طاق راتوں میں تلاش کرے

احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر خوش قسمتی سے کسی کو لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو کیا دعا کرے۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي کہ اے میرے خدا تو بہت ہی عفو اور درگذر کرنے والا ہے عفو کو پسند کرتا ہے اس لئے میں تیرے حضور منت کرتا ہوں کہ تو میری خطاؤں کو معاف فرما دے اور اپنی مغفرت کی چادر میں مجھے ڈھانپ لے اور یقیناً ایسے بابرکت موقعہ پر اُٹھا ہوا ہاتھ کبھی ناکام نہیں لوٹایا جاتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی فیوض و برکات سے کماحقہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کے دروازے ہم پر کھول دے آمین

درخواست دعا

میرے ایک رفیق نے میرے ضروری کاغذات از راہ عداوت میرے ایک حریف کے حوالے کر دیئے ہیں جو کہ میں نے خود ہی اس کی تحویل میں رکھے تھے خاکسار کو اس کا سخت صدمہ ہوا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اس کے نتائج سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکسار:-
خواجہ محمد صدیق فانی ساکن بھدرواہ

منقولات

(۱)

خوشی قبل از وقت

اس عنوان سے مولانا دریابادی صاحب اپنے مؤقر ہفت روزہ بجریہ ۲۰ ستمبر میں ایک شذرہ سپردِ قلم کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

"قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا"..... "قومی اسمبلی کا فیصلہ"..... "فیصلہ کا خیر مقدم خوشی اور شادمانی کے ساتھ"..... "ریڈیو پاکستان" کے قول کے مطابق پاکستان نیشنل اسمبلی کے جدید فیصلہ کا خیر مقدم خصوص و عوام سے کیا جا رہا ہے۔ یہ پہلی بار ہے کہ نوّے سال کے بعد اس فرقہ کو سرکاری طور پر کافر قرار دیا جا رہا ہے"..... اور یہ نوّے سال میں پہلی بار نہیں، بلکہ ساری تاریخِ امت میں پہلی بار ہے کہ ایک فرقہ اپنے کو مسلمان کہنے پر پورا اصرار رکھتا ہو اور "حکام" اس فرقہ کو خارج از اسلام اور ارتداد کا مرتکب قرار دیدیں! اور لاکھوں کی تعداد میں مرتدین ایک وقت میں موجود ہوں!..... اور رہی خوشی و اطمینان کی بات تو شیعہ اثنا عشری اور آغاخانی اور اسماعیلی اور اور اہلِ قرآن اور غیر مقلدین اور سارے ہی کلمہ گو فرقے جو اسمبلی میں اقلیت میں ہیں اپنا حشر کو کچھ روز بعد دیکھ لیں!"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲)

اسی شذرہ کے بعد معاصر صدق جدید میں "اپنے مراسلہ نگاروں سے" کے مستقل عنوان کے تحت قاضی معزّالدین احمد صاحب دہلی کو ان کے مراسلہ کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

"احمدیوں قادیانیوں کا خارج از اسلام ہونا چیونٹیوں بھرا کباب کا مسئلہ ہے احتیاط کے خلاف بہرحال ہے اس سے صدق کو معاف فرمائیں".....(اس کے بعد جس اشتباہ کا جواب میں ذکر کیا گیا ہے اس کا مدلل جواب 'بدر' کی گذشتہ اشاعت میں "تحریفِ قرآنی کے بہتان" کے زیرِ عنوان مدلل طور پر آچکا ہے۔ مولانا صاحب کو اس اتہام کی حقیقت اور پوری تفصیل سے مطلع کیا جا رہا ہے۔ بدر۔)

(۲)

پاکستان کا احمدیہ فرقہ

مندرجہ عنوان کے تحت معاصر قومی آواز لکھنؤ مجریہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء میں جو ایڈیٹوریل شائع ہوا ہے (حسبِ گنجائش اس کے بعض طویل اور غیر متعلق حصّے حذف کرتے ہوئے) قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس ایڈیٹوریل کے نوٹ کا آخری حصہ خصوصیت سے قابلِ مطالعہ ہے۔ مدیر محترم نے بڑی ہی وزن دار اور ایسی قابلِ قدر بات کہدی ہے جس سے پاکستان کے اسلامی جمہوریہ ہونے کا بھرم بالکل کھل جاتا ہے۔ زیادہ لطف کی بات تو یہ ہے کہ معاصر کے اس ایڈیٹوریل کے اُوپر کافی کشادہ جگہ پر میر درؔد کا ایک شعر نامس ٹیزائن سے لکھا گیا بڑا ہی باموقعہ بن گیا ہے۔ شعر یہ ہے ؎

تہمتیں چند اپنے ذمے دھر چلے
کس لئے آئے تھے ہم کیا کر چلے

اس کے بعد ایڈیٹوریل نوٹ اس طرح شروع ہوتا ہے :۔

پاکستان کی پارلیمنٹ نے ملک کے آئین میں جو ترمیم گذشتہ سنیچر کو منظور کی ہے اس کی رو سے جو شخص حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مشروط طور پر آخری نبی نہ مانے یا جو آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دعوا کرے یا کسی شخص کے اس دعوے کو تسلیم کرے اس کا شمار غیر مسلموں میں ہوگا۔ اس ترمیم کی ضرورت حال کی احمدیہ مخالف تحریک کے سلسلے میں پیش آئی تھی۔ تحریک چلانے والوں کا کہنا تھا کہ احمدیہ فرقے کے لوگ ختمِ نبوت پر عقیدہ نہیں رکھتے اور مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے اور نبی کا مرتبہ دیتے ہیں۔ احمدیہ فرقے کے لیڈروں کی طرف سے عقیدہ ختم نبوت کی جو تاویل کی گئی اسے پاکستان کے علماء نے تسلیم نہیں کیا اور نیشنل اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رائے بھی یہی تھی۔ اس بنا پر اگرچہ احمدیوں کے خارج از اسلام ہونے کا اعلان نہیں کیا گیا ہے تاہم آئین کی نئی ترمیم میں کہا گیا ہے کہ دفعہ ۲۶۹ (۳) میں پاکستان میں بسنے والے مختلف فرقوں کی جو فہرست درج ہے اس میں احمدیوں کے دونوں فرقوں یعنی ربوہ گروپ اور لاہور گروپ کے نام بڑھا دیئے جائیں۔ اس طرح گویا احمدیہ فرقہ اب پاکستان میں ایک اقلیت بن گیا ہے۔ اور بظاہر اسی پس منظر میں وزیرِ اعظم بھٹو نے کہا ہے کہ تمام پاکستانیوں کو خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں برابر کے حقوق حاصل رہیں گے لیکن جن حالات میں فیصلہ ہوا ہے اُن کو دیکھتے ہوئے یہ بات یقینی ہے کہ احمدیہ فرقے کے لوگوں کو جو حقوق ابھی تک حاصل رہے ہیں ان میں کچھ کمی ہو جائے گی۔ مثلاً اس فرقے کا آدمی ابھی تک پاکستان کا سربراہِ مملکت بن سکتا تھا مگر اب یہ گنجائش ختم ہو گئی ہے۔

وزیرِ اعظم بھٹو نے مسئلے کے سیاسی اور معاشی مضمرات کا ذکر کیا ہے اور احمدیہ مخالف تحریک مذہبی کے علاوہ سیاسی اور معاشی محرکات بھی رکھتی ہے..... ۱۹۵۳ء کی احمدیہ مخالف تحریک میں مذہبی جوش کے علاوہ سیاسی و معاشی محرومی کا احساس بھی شامل تھا۔ یہ تحریک اس وقت تشدد آمیز بدامنی کا باعث بن گئی اور حکومت نے قوت استعمال کر کے اسے دبا دیا مگر رشک و حسد کے احساسات ختم نہیں ہوئے اور بنگلادیش کی علاحدگی کے بعد جب پاکستان کی حکومت میں تبدیلی آئی اور مارشل لا کی بندشوں میں ڈھیل پیدا ہوئی تو احمدیہ مخالف احساسات کا کھلم کھلا اظہار ہونے لگا۔ احمدیوں پر الزام لگایا گیا کہ وہ پاکستان کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش میں شریک ہیں۔ اور اس الزام کی بنیاد پر اس فرقے کے لوگوں کو ذمہ داری کی جگہوں سے ہٹوانے کی کوشش کی گئی۔ اگر احمدیوں کو دوسروں کے برابر حقوق حاصل رہتے تو یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن ان کے غیر مسلم قرار پا جانے کے بعد اس معاملے میں کامیابی نسبتاً آسان ہو گئی ہے۔ چنانچہ نیشنل اسمبلی کے فیصلے سے پہلے ہی پاکستان کے متعدد فوجی اور غیر فوجی احمدیہ افسر اپنے عہدوں سے ہٹائے جا چکے ہیں اور اب اس فرقے کے کسی فرد کا کسی اونچی جگہ پر پہونچنا بہت دشوار ہو گیا ہے۔

مسٹر بھٹو نے دعوا کیا ہے کہ جو مسئلہ ۹۰ برس سے چلا آرہا تھا اُسے انہوں نے حل کر دیا ہے۔ لیکن اپنے پیش روؤں کی طرح انہوں نے بھی شروع میں اس مسئلے کو قوت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جب یہ سب ترکیبیں ناکامیاب ہو گئیں تو مجبور ہو کر مسٹر بھٹو نے یہ معاملہ نیشنل اسمبلی کے سامنے پیش کیا اور اب بھی وہ اس فیصلے کی ذمہ داری خود اوڑھنے کے بجائے نیشنل اسمبلی اور عوام پر ڈال رہے ہیں جو ظاہر ہے اس فیصلے کے مضمرات سے پریشان ہیں۔ اگر ایک معاملے میں مذہب کو سیاسی اور معاشی اغراض کے لئے استعمال کیا گیا تو دوسرے معاملات میں بھی مذہب کو اسی طرح استعمال کیا جا سکے گا۔ اگرچہ مخالف پارٹیوں نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے لیکن یہ پارٹیاں اپنے باہمی جھگڑوں کو مذہبی رنگ دے کر عوام کو مشتعل کر سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر عقیدہ ختم نبوت سے انکار کو لائقِ تعزیر جرم قرار دے دیا گیا جس کی سفارش نیشنل اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے کی ہے تو نہ صرف یہ کہ اس قانون کو ذاتی اور جماعتی اغراض کے لئے استعمال کیا جا سکے گا بلکہ ممکن ہے کہ آگے چل کر بعض دوسرے عقائد کے سلسلے میں بھی اس قسم کا قانون بنائے جانے کا مطالبہ کیا جا سکے گا۔ پاکستان اپنے کو مملکتِ اسلامیہ کہتا ہے لیکن وہاں سب اسلامی اصولوں کی پابندی نہیں کی جا رہی ہے اور محض احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دے دینے سے پاکستان مملکتِ اسلامیہ نہیں بن جائے گا۔

(۳)

اخبار حریت کراچی (پاکستان) میں شائع شدہ ایک قابلِ غور خبر :۔

قادیانی مسئلے پر قرارداد کی منظوری کے وقت

قومی اسمبلی سے

قصوریوں کے واک آؤٹ کی مذمت

راولپنڈی ۱۰ ستمبر (اے پی پی) قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں متفقہ قرارداد کی منظوری کے موقع پر ایوان سے تحریک استقلال کے میاں محمود علی قصوری اور رضا احمد قصوری نے جو واک آؤٹ کیا تھا اس پر رائے عامہ کے مختلف رہنماؤں نے شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ ان رہنماؤں نے دونوں قصوریوں کے رویّے کو انتہائی قابلِ اعتراض قرار دیا ہے۔

کہا ہے کہ قوم نے ۹۰ سالہ قدیم اس پیچیدہ مسئلے کے مستقل حل کو سراہا ہے جو قوم کی آرزو کے مطابق ان کے منتخب نمائندوں نے حل کیا ہے۔ یہ حل جمہوری اداروں کی کامیاب کارکردگی کا مرہونِ منت ہے جن کی غیر موجودگی میں ماضی کی حکومتوں میں زمانے سے یہ مسئلہ لاینحل چلا آرہا تھا۔ اس پس منظر میں مذکورہ دونوں اراکین اسمبلی کا رویہ افسوسناک ہے۔ جمیعۃ العلمائے اسلام ہزاروی گروپ کے رہنما جناب غوث ہزاروی نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوری اداروں کی غیر موجودگی سے یہ مسئلہ لاینحل پڑا ہوا تھا۔ پارلیمنٹ کا یہ فیصلہ ملک میں جمہوری اداروں کی نشوونما میں دور رس ہوگا۔ قومی اسمبلی کے رکن سردار عنایت الرحمٰن عباسی نے آج کہا ہے کہ دونوں قصوریوں کا رویہ انتہائی افسوسناک اور متعلقہ بل کی منظوری میں آخری لمحوں تک رخنہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ قبائلی علاقوں سے قومی اسمبلی کے تین اراکین ملک جہانگیر خان۔ اکبر خان اور حاجی صالح خان نے قومی اسمبلی کے فیصلے کے خلاف دونوں قصوریوں کے واک آؤٹ کی سخت مذمت کی ہے:

(روزنامہ حریت کراچی ۷؍۹؍۷۴ صفحہ ۱۲)

(۴)

اسی اخبار "حریت" کراچی (پاکستان) میں شائع شدہ ایک اور خبر ملاحظہ ہو، جس سے وہ تمام سازش بالکل بے نقاب ہو جاتی ہے جس کا آغاز ۲۲ اور ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ نے سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت کیا پوری خبر مع عنوان درج ذیل ہے۔

نشتر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ طلبہ کو خراج تحسین

کراچی ۱۰ ستمبر (اسٹاف رپورٹر) قومی اسمبلی کے رکن پروفیسر غفور احمد نے ملک بھر کے طلبہ کو اور خاص طور پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ طلبہ نے تحریک ختم نبوت میں اپنا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کے جذبے کے پیش نظر میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے وہ آج ڈو میڈیکل کالج میں اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام یوم تشکر کے موقع پر طلبہ کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسمبلی میں جو قرارداد منظور کی گئی ہے۔ اس میں اب واضح طور پر دستور کی شق ۲۰۸ اور ۲۶۰ میں ترمیم کر دی گئی ہے اس کے مطابق اب کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ خاتم النبیین کی تشریح دستور پاکستان میں درج شدہ تشریح کے علاوہ کچھ اور کرے۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ اب قادیانیوں کو پاکستان میں رہتے ہوئے تمام شہری حقوق حاصل رہیں گے۔ اور وہ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ درسگاہوں میں اپنے ساتھی طلبہ کے ساتھ حسن سلوک روا رکھیں۔ پروفیسر صاحب نے طلبہ کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح غیر مسلم کو کلیدی عہدے نہیں دیئے جاتے اسی طرح کسی قادیانی کو بھی کلیدی عہدہ نہیں مل سکے گا۔ انہوں نے نمائندگی کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے قادیانیوں کو آبادی کے اعتبار سے ملازمتوں میں نمائندگی ملے گی۔

سوشل بائیکاٹ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اب چونکہ اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے اس لئے سوشل بائیکاٹ ختم کر دینا چاہیئے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا قادیانی مرتد ہو رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ وہ سرے سے مسلمان تھے ہی نہیں انہوں نے اس مسئلے کو حل کرنے کے سلسلے میں وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے تدبر کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے عوام کی خواہشات کے عین مطابق یہ مسئلہ حل کروایا انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کو بقیہ تمام مسائل بھی اسی طرح حل کرنے چاہئیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے مخلص دوست ہم ہیں جو ہر حق بات ان سے برملا کہہ دیا کرتے ہیں۔ وہ ان کے دوست نہیں ہو سکتے جو صرف ان کے گلے میں ہار پہنانے کے منتظر ہوتے ہیں۔ اس موقع پر کراچی اسٹوڈنٹس کونسل کے قائم مقام چیرمین جناب مصباح العزیز نے کہا کہ جس تحریک کا آغاز ڈو میڈیکل کالج سے ہوا تھا آج وہاں یوم تشکر منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے بھی نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو خراج تحسین پیش کیا جن کی انتھک جدوجہد سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا"۔

(حریت کراچی ۷؍۹؍۷۴ صفحہ ۲۲)

ولادت

خاکسار کے ہاں ایک لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نام شاہدہ بیگم تجویز کیا گیا ہے۔ مبلغ ۱۵؍ روپے بغرض دعا ارسال کر رہا ہوں۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: محبوب احمد خان

بلا تبصرہ

"خرافات بہ طورِ شہادت کے"

مندرجہ عنوان کے تحت محترم مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اپنے مؤقر پرچہ صدق جدید نمبر ۳۸ جلد ۲۴ میں ایک ایسا عبرتناک اور قابل غور شذرہ سپرد قلم کیا ہے یہ شذرہ پورے کا پورا ذیل میں نقل کیا جاتا ہے تاکہ سند رہے اور قارئین بدر بالخصوص علماء اور گدی نشینوں کی اسلامیت سے بھی واقف و آگاہ ہو جائیں۔ مولانا صاحب موصوف مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

"مشرقی پنجاب سے کسی صدق خواں (انوار احمد صاحب) نے اسی علاقہ کے کسی اردو پرچہ کا تراشہ حسب ذیل سرخیوں والا ملفوف کر کے بھیجا ہے:۔

"سرہند کے روضہ شریف میں اودھم سنگھ کے باقیات کی تدفین"

"چنڈی گڑھ ۲۲؍ اگست کو سرہند کے روضہ شریف میں شہید اودھم سنگھ کے باقیات کے ایک حصہ کو مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق دفن کر دیا گیا۔ تدفین کے موقعہ پر قرب و جوار کے مواضع کے کثیر تعداد میں مسلمان بھی اس میں شریک تھے وزیر اعلیٰ مسٹر ذیل سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہید اودھم سنگھ قربانیوں کے پیکر مجسم تھے [illegible] نے اس وقت ایک عام قومی پریڈ کی اور پھر اپنے ہتھیار الٹ دیئے [illegible] بعد دفنایا گیا۔ ایک مسلمان مولوی نے نماز جنازہ پڑھائی"

اودھم سنگھ کی سیاسی کاروائیاں کیسی بھی ہوں اور جس درجہ کی بھی ہوں بہرحال ان کا مذہب اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اور ان کی تدفین کسی بھی اسلامی قبرستان میں ہو اسلامی قبرستان کی توہین تھی۔ چہ جائیکہ روضہ حضرت مجدد سرہندی میں ہونا جو بہت سے مسلمانوں کے نزدیک ایک مقدس چیز شمار کی جاتی ہے۔ اور پولیس کے دستہ کی تنظیم خدا معلوم وہاں کے مسلمانوں نے کیسے برداشت کر لی۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور ہندوستانی وزیر اعظم سے تو ایسی ناعاقبت اندیشانہ روش کی کبھی توقع ہی کی جا سکتی تھی! انگریزی حکومت اپنے راج میں ایسا اگر کرتی تو اس کا نتیجہ بلوہ کی صورت میں یقیناً دیکھ لیتی۔"

(صدق جدید ۲۰-۹-۷۴ صفحہ اول)

رمضان المبارک میں قادیان کے لیل و نہار

رمضان المبارک کا چاند ہونے کی خبر سنتے ہی احمدیہ محلہ میں رمضان کی چہل پہل اور روزے کی تیاری شروع ہوئی۔ کسی گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آنے لگی تو کسی طرف سے کوئی سحری کی تیاری کرنے لگا۔ اس طرح سنتِ نبوی صلعم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر طرف تلاوت کلام پاک کی آواز گونجنے لگی۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات کے مطابق روزانہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء عزیزم مظہر احمد صاحب طاہر ابن محمد احمد صاحب نسیم درویش نماز تراویح پڑھانے لگے۔ جبکہ صبح سحری کے وقت مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب نماز تہجد کا بابرکت کام سرانجام دینے لگے۔ حسب سابق امسال بھی بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا... انتظام ہے۔ چنانچہ پہلے پانچ روز الحاج مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی معلم مدرسہ احمدیہ نے اس کے بعد چار دن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل معلم مدرسہ احمدیہ نے اور اس کے بعد تین دن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معلم مدرسہ احمدیہ نے اور اس کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر کا تین روز کے لئے درس شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل معلم مدرسہ احمدیہ درس القرآن دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔ نیز بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ حدیث شریف کا ایمان افروز درس دے رہے ہیں۔ تمام مرد و زن تمام روحانی پروگراموں میں بڑے ذوق و شوق سے شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید رمضان المبارک کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اِعتکاف

(۱) ـــ "اعتکاف" کے لفظی معنی گوشہ نشینی اور تنہائی میں محو ہو کر بیٹھنا ہے۔ اسلامی اصطلاح کے مطابق اعتکاف ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کسی جامع مسجد میں تنہائی و یکسوئی کی حالت میں دعا، استغفار کرتے ہوئے نوافل پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کے لئے بیٹھ جانے کو کہتے ہیں۔ ایسے مجاہد عابد کے لئے روزے رکھنے لازمی ہیں ـــ معتکف بڑی حد تک دنیاوی تعلقات اور دوسری نفسانی خواہشات اور دنیاوی کاموں اور ان میں انہماک وغیرہ سے الگ ہو جاتا ہے اور اپنا زیادہ وقت عبادت کرنے۔ دعا۔ درود شریف۔ تسبیح و تحمید۔ استغفار اور تلاوت قرآن پاک انتہائی انکساری اور تذلّل کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے میں گزارتا ہے۔

عبادت کا یہ طریق تزکیہ نفس اور روحانی پاکیزگی و ترقی اور روحانی طہارت کا اعلیٰ اور شاندار ذریعہ ہے۔ جسے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا۔ اور مسلمانوں کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

(۲) ـــ اسلام نے سنیاس اور رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ مگر وصال الٰہی کی خاطر عبادت میں محویت اور یکسوئی لانے کے لئے "اعتکاف" کا طریق جاری فرمایا ہے۔ یہ سنیاس اور ترک دنیا سے افضل اور آسان و سہل طریق حصول الٰہی کا ہے۔ گوشہ تنہائی اور عالم محویت میں بیٹھا ہوا معتکف دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور اس طریقۂ عبادت سے ایک سالک اللہ تعالیٰ کا مقرّب اور اس کے فضل کا مورد بن جاتا ہے۔

(ماخوذ از قرآن مجید ہندی پارہ اوّل آیت نمبر ۲۲۶ صفحہ ۵۰-۵۱ شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان مطبوعہ ۱۹۶۴ء)

(۳) ـــ رمضان شریف میں قادیان کی دونوں بڑی مساجد (مسجد مبارک و اقصیٰ) میں قادیان اور ملک کے دوسرے حصّوں کے احمدی مسلمانوں کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوتی رہتی ہے۔ مجھے جو خاص بات نظر آئی وہ یہ ہے کہ میسور سٹیٹ کے کنڑی۔ کشمیر سٹیٹ کے کشمیری۔ اُڑیہ بنگالی۔ حیدر آبادی اردو۔ کیرالہ کی طرف کے اپنی اپنی زبانیں جاننے والے معتکف احباب جب نماز باجماعت اور اجتماعی دعائیں ملتے ہیں تو سب کی آنکھیں پُرنم ہوتی ہیں۔ اور ان سب میں ایسی محبت ہے جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی ہوں۔ ان کی دعاؤں کا مرکز ہے، الٰہی! اسلام کو دنیا میں غالب کر دے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و وقار کو دنیا میں قائم فرما۔ احمدیت نے ان مختلف زبانیں بولنے والوں۔ مختلف کلچر رکھنے والوں کو یکسانیت بخشی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حیات کا مقصد وحید ایسا ہے دین اسلام اور قیام ناموس رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ـــ مگر غیر کہتا ہے کہ احمدی دشمن اسلام ہیں۔ صرف دکھاوے کا اسلام ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن آج کے پنجاب میں تو سوائے قادیان کی بستی میں بسنے والے چند احمدیوں کے کوئی دوسرا مسلمان نہیں۔ نہ کوئی "فاتح قادیان" ہی ہے۔ اب یہ لوگ "اعتکاف" کر کے کس کے لئے دکھاوا کر رہے ہیں؟ فاعتبروا یا اُولی الابصار!!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کے اس بابرکت مہینہ میں جملہ احمدیوں کو اس کی زیادہ سے زیادہ برکات سے مستفید ہونے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: خورشید احمد پربھاکر۔ قادیان۔

پاکستان اسمبلی کی یہ بغاوت کیسی؟

ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲) ـــ

وہ احکم الحاکمین خدا کسی ملک کی اسمبلی کے فیصلے کا پابند نہیں۔ اس کی نظر تو بندوں کے دلوں پر ہے۔ اور اسی کے مطابق وہ ان سے معاملہ کرے گا۔ البتہ اس قسم کی کارروائی جو پاکستان نیشنل اسمبلی کی طرف سے عمل میں آئی ہے اس سے خود پاکستان کی اپنی سالمیت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ یہ خطرہ جماعت احمدیہ کی طرف سے نہیں، کیونکہ وہ تو ہر ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنے کا اصول رکھتے ہیں۔ ان پر خواہ کیسے بھی ظلم توڑے جائیں، وہ ظلم کا بدلہ چکانے کے لئے ملک میں کسی طرح کی بدامنی پھیلانے یا تخریبی کارروائی کرنے کے خلاف ہیں۔ انہیں ہر ایسے موقعہ پر صبر ہی کی تلقین کی جاتی ہے۔ وہ صبر کرنا جانتے ہیں۔ احمدی اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس دنیا کی اصل حکومت ایک زندہ اور قادر و توانا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ مظلوموں کی فریاد سننے والا اور ظالموں کو ان کے کئے کا بدلہ دینے والا ہے۔ اس لئے وہ خود ظالموں سے نپٹے گا۔ اس لئے ہم نے کہا ہے کہ پاکستان کی اپنی سالمیت ضرور خطرہ میں پڑ گئی ہے تو اس بناء پر کہا ہے کہ مسلّمہ شدہ بین الاقوامی اصولوں اور اپنے لیڈروں کی طرف سے دیئے گئے قول و قرار کا پاس نہیں کرتا تو اس کا یہی بے اصولا پن بجائے خود اس کی سالمیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ایسا بے اصولہ ملک اس گھر کی مانند ہے جس کو اپنے ہی چراغ سے لگی ہوئی آگ خاکستر کر دیا کرتی ہے۔ اس لئے اگر اس ملک پر کوئی خارجی تباہی نہ بھی آئے تو مظلوموں کی آہیں اور ظلم کی پاداش ملک کے اندرونی بے اصولے پن کے ساتھ شامل ہو کر اُسے دنیا کے لئے عبرت کا موضوع بننے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی!!

اَلعِیاذُ بِاللّٰہ!!

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب فاضل آف سلوئی گزشتہ دنوں بارود کے پھٹ جانے سے زخمی ہو گئے ہیں۔ جس سے ان کا منہ جھلس گیا۔ آنکھوں پر اس کا زیادہ اثر ہے۔ ہاتھ بھی زخمی ہو گیا تھا مگر اب وہ قریباً ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن آنکھوں میں شدید درد ہے اور بینائی میں بھی فرق آ گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر صحت یابی اور بینائی کی بحالی کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے ساٹھ روپے نشر و اشاعت، تیس روپے صدقہ اور دس روپے اعانت بدر میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز ان پر مخالفین کی طرف سے ایک طویل مقدمہ بھی دائر ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض درویشان کرام کی دعاؤں کے طفیل ان کو باعزت طور پر بری کر دیا، مولوی صاحب موصوف اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ (کشمیر)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.
PHONE No. 34-8407.

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجیئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

فون نمبر: دکان 23-1652, 25-5222 مکان 34-0451

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

ہفتہ تحریک جدید ـــــ ۱۸ تا ۲۴ اکتوبر

از وکیل المال تحریک جدید قادیان

احباب کرام ! تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے حسب سابق ہفتہ "تحریک جدید منائیے، جس کے لئے ۱۸ تا ۲۴ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ہر جماعت سے امید ہے کہ وہ توجہ فرمائے گی کہ :-

۱۔ اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابل ادا رقوم پوری ادا کر دیں۔

۲۔ اس سے پہلے کا بقایا جس کے ذمہ ہو وہ بھی ادا فرمائیں۔

۳۔ جو احباب اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوں ان کو آئندہ کے لئے شامل کیا جائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو ! ...... جو شخص (تحریک جدید) میں شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری تحریک پر آگے آجائے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے احمدیوں کو تلقین فرمائی ہے کہ قربانی کا معیار بلند کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے آمین ❊

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو کر تقریباً نصف گزر بھی چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو اور ضعف پیری یا کسی اور حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریقہ سے کھلانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرما دیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی استعداد کے مطابق سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین ❊

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلان !!

"ہم مسلمان ہیں !" حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۱ جون ۱۹۷۴ء کا انگریزی ترجمہ کتابی شکل میں شائع ہوا ہے۔ الحمد للہ ! جن احباب یا جماعتوں کو ضرورت ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں :-

خاکسار : محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

129/5 ARCOT ROAD, MADRAS - 600026

صَدَقَۃُ الفِطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو، اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نو زائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلّہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

غلّہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۲۹ ستمبر کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں عزیزہ ثریا بانو صاحبہ دختر مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب (صدر جماعت احمدیہ) بھدرواہ (ضلع ڈوڈہ۔ علاقہ جموں) کے نکاح کا پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم عبد الحفیظ صاحب بی۔ اے (پسر مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی) ساکن بھدرواہ کے ہمراہ اعلان فرمایا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔　　خاکسار : ملک صلاح الدین (مؤلف اصحاب احمد) قادیان۔

اس موقعہ پر مکرم فانی صاحب نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (بدر)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۵/۱۶ ستمبر ۷۴ء کی درمیانی شب کو خاکسار کی خوشدامن مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ایک صحابی حضرت مولوی سید شفیق صاحب رضی کی بیٹی اور ایک صحابی حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحب رضی کی بیوی تھیں۔ خود نیک پارسا اور انتہائی مہمان نواز و صابر تھیں۔

تمام احباب کرام، بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے از راہ کرم دعا فرماویں۔

خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کٹک۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر مکرم یکین خان صاحب پنگال مورخہ ۸/۹ ستمبر کو بعمر ۵۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ خاکسار سید احمد یونچھی دفتر وقف جدید قادیان